بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جرعات

دنیا کی ساری قوموں میں مسلمان قوم کو یہ خصوصی امتیاز حاصل ہے کہ جس مذہب اسلام کی یہ حامل ہے۔

- اس کی بنیادی کتاب القران الحکیم کا لفظ لفظ ڈیڑھ ہزار سال سے اب تک محفوظ ہے
- اس کے نبی کریم سید الاولین والآخرین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پوری کی پوری محفوظ ہے اور اسی کا دوسرا نام حدیث ہے ــــــ!
- اس پاک نبیؐ کو اللہ تعالےٰ نے ایک لاکھ سے زیادہ ایسے مخلص۔ ذہین اور جان نثار صحابہ عنایت فرمائے جنہوں نے نہ صرف کہ اس کتاب اور اس کے لانے والے نبی کی سیرت کو محفوظ کرنے میں اپنی جانیں کھپا دیں بلکہ اسلام کو ــــ خلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ کے ذریعے ــــ عبادات، اخلاقیات، معاشیات سیاست، معاشرت، سب امور میں عملاً برپا کر کے دکھا دیا۔

ــ اور تاریخ کی شہادت یہ ہے کہ اس سے بہتر دور انسانیت کی آنکھ نے نہیں دیکھا ــ!

- اس پاکباز جماعت نے کتاب الٰہی کی ضروری تشریحات ــــ لغت کے اعتبار سے ہوں، یا شریعت کی مخصوص اصطلاحات اور پس منظر (شان نزول) کے اعتبار سے ــــ بھی بیان کر دیں، تاکہ آنے والی نسلیں قرآن فہمی میں غلطیوں سے بچ سکیں۔
- انسان اور اس کے خالق و مالک، انسان اور انسان کے تعلقات سے متعلقہ بنیادی مسائل، اصول توراث کے ذریعے، امت مسلمہ میں اتفاقی رنگ میں تکوینی طور پر باقی رکھے گئے ــــ یہ مسائل اعتقادی بھی ہیں اور عملی بھی، اخلاقی بھی ہیں اور سیاسی بھی۔ معاشی بھی ہیں اور معاشرتی بھی ــــ!

—— اختلاف اگر ہے، تو جزئیات، اور ذیلی تفریعات میں ہے، جس کا ہونا، ہر زمان و مکان میں رہنے والے مذہب کے لئے ناگزیر ہے ——!

ہر دور میں ایسی جماعت موجود رہی، جس نے ان خصوصیات کے حامل مذہب کو، ہر قسم کے نامساعد حالات میں ہر قیمت پر سینے سے لگائے رکھا، تاکہ بعد میں آنے والوں تک وہ اصل صورت و ہیئت میں پہنچ سکے۔ اور یہ مقدس جماعت ہے مفسرین سلف، محدثین عظام، فقہائے محدثین، محققین فقہائے مذاہب اربعہ، محققین صوفیائے کرام کی، شکر الله مساعیهم وجزاهم عن جميع المسلمين خير الجزاء۔

ان ہی علماء حضرات کی وساطت سے وہ مذہب ہم تک پہنچا جس پر آج ہم فخر کرتے ہیں اور اس کے امتیازات کے باعث ہمارا سر اونچا ہے۔ ولله الحمد۔

ہمارے دور کے منکرین حدیث کا سب سے بڑا کارنامہ، ان کی یہ کوشش ہے کہ مسلمانوں کا تعلق ان کے ماضی سے منقطع کر دیا جائے۔ اسی لئے حدیث کے انکار کا شاخسانہ کھڑا کیا گیا ہے۔ اسی لئے صحابہؓ کی تفسیر سے اعراض ہے۔ اسی لئے مفسرین سلف کا استخفاف ہے۔ اسی لئے صحیح تصوف —— جس کا مسنون نام "احسان" ہے —— کے خلاف ہرزہ سرائی ہے اسی لئے، فقہ اسلامی کو قدامت کا طعنہ دے کر کلیتہً دریا برد کرنے کے مشئوم ارادے ہیں اسی لئے دورِ حاضر سے ہر طرح کی مطابقت کرنے کا شور ہے اسی لئے انبیاء علیہم السلام سے لیکر آج تک کے اسلامی طریق معاشرت پر ملازم قسم کے الفاظ سے پھبتیاں کسی جا رہی ہیں۔ اور اسی لئے قرآن و سنت کے منصوصہ اور مسلمانوں کے چودہ سو سال کے متفقہ اور اجماعی مسائل کو منتخب کیا گیا ہے تاکہ ان کو "ریسرچ" اور "اجتہاد جدید" کی درانتی سے کاٹ پھینکا جائے۔

—— یہ کلمہ شریف میں رسالت محمدی کی شہادت۔ یہ نماز اور اس کے اوقات، یہ رمضان المبارک کے روزے! یہ زکوٰۃ کا نصاب! یہ حج بیت اللہ شریف۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت قربانی! یہ حدود و تعزیرات اسلامی! یہ پوتے کی وراثت! یہ درود شریف کا انکار وغیرہ مسائل منصوصہ و اجماعیہ

کے خلاف جو مخصوص انداز کا لٹریچر ادارہ طلوع اسلام کراچی اور ادارہ ثقافت لاہور کی طرف سے پھیلایا جا رہا ہے اور ان کا حلیہ بگاڑنے کی کوشش جاری ہے۔ اس کی غرض اس کے سوا کیا ہے کہ جس طرح بھی ہو سکے مسلمانوں کو ان کے ماضی سے منقطع کر دیا جائے۔ تاکہ وہ موجودہ فاسق تمدن، بے دین سیاست اور بے قید معاشرت کو آسانی سے قبول کر سکیں۔

۱۳۷۶ھ کی نماز عید الفطر لاہور کے بعض منچلوں نے اردو میں پڑھ ڈالی، تو بجا طور پر مسلمانوں میں ہیجان پیدا ہوا۔ مگر بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ اس خبر کا مبتدا وہ شگوفہ ہے جو ادارہ ثقافت لاہور کے آرگن رسالہ "ثقافت" نے غالباً فروری ۱۹۵۶ء کی اشاعت میں ایک مضمون کی شکل میں چھوڑا تھا۔ جس میں مغالطہ آمیز طریقے سے اردو میں نماز پڑھنے کی تلقین تھی۔ گو اس کو عمداً کچھ پیچیدہ بنا دیا گیا تھا۔ وکذلك جعلنا لكل نبي عدوا شياطين الانس والجن يوحي بعضهم الى بعض زخرف القول غرورا (۶: ۱۱۲)

پچھلی سہ ماہی میں ہمارے ملک کی ثقافتی ترقی کا اہم کارنامہ یہ ہے کہ ناچ گانوں کو خاص فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ ملتان میں شاندار طریقے سے اس کا مظاہرہ کیا گیا۔ مسٹر سہروردی نے بنفس نفیس ملک سے باہر رقص فرمایا۔ اور اندرون ملک اس کی تشہیر و تبلیغ کی گئی۔ اب مری میں بھی صدر مملکت کی سرپرستی میں اس "اسلامی ثقافت" کا شوق کیا جا رہا ہے۔

ظاہر ہے کہ عام مسلمان اس کو بآسانی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ان رنگیلے لوگوں کی خوش قسمتی ہے کہ ادارہ ثقافت لاہور کے ایک "بنیاد زادے" نے "اسلام اور موسیقی" نام کی ایک ضخیم کتاب ان رنگ رلیاں منانے والوں، اور دلدادگانِ عیش و عشرت کے ہاتھ میں دے دی ہے، کہ

بابر بعیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست

اور کہیں کی اینٹ اور کہیں کا روڑہ جمع کر کے اس پر اسلام کی چھاپ لگا دی ہے۔ ولتصغى اليه افئدة الذين لا يؤمنون بالآخرة وليرضوه وليقترفوا ما هم مقترفون! (۶: ۱۱۳)